REGD No. L. 5254 — 503

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — ۱۶ شوال ۱۳۷۵ھ — یوم یک شنبہ — فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۷ ہجرت ۱۳۳۵ ہش | ۲۷ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۲۶ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف بذریعہ ڈاک مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی۔

مری ۲۴ مئی۔ صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج فرمایا:

"صحت اچھی ہے" الحمد للہ

حضور روزانہ تفسیر کا کام کر رہے ہیں الحمد للہ کہ آج سورۃ الناس کی تفسیر ختم ہو گئی ہے۔ حضور ظہر و عصر کی نمازوں میں بھی تشریف لاتے ہیں — احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں فرماتے رہیں۔

ڈاکٹر خان صاحب اور انکی پارٹی مرکز میں وزیراعظم چوہدری محمد علی کی پوری حمایت کرینگے

ہم ہر اس کوشش کی مخالفت کرینگے جو وزیراعظم کی پوزیشن کو چیلنج کرنیکے لئے کی جائیگی

(ڈاکٹر خان صاحب)

لاہور ۲۶ مئی۔ ڈاکٹر خان صاحب وزیراعلیٰ مغربی پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ میں اور میری پارٹی نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہم چوہدری محمد علی وزیراعظم پاکستان کی پوری حمایت کریں گے آپ نے کہا جو عناصر مرکز میں چوہدری محمد علی کی پوزیشن کو چیلنج کرنے کے منصوبے باندھ رہے ہیں۔ وہ ہرگز جذبۂ حب الوطنی کا مظاہرہ نہیں کر رہے — کل شام وزیراعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے ایک بیان میں بتایا کہ مرکز میں مخلوط پارٹی کے سربراہ کے طور پر چوہدری محمد علی وزیراعظم پاکستان کو قومی پارلیمنٹ کی عظیم اکثریت کا اعتماد حاصل ہے۔ میں اور میری پارٹی ہر اس کوشش کی مخالفت کرینگے جو وزیراعظم کی موجودہ پوزیشن کو چیلنج کرنے کے لئے کی جائے گی۔ آپ نے کہا ہمارے وزیراعظم کو عوام کا اعتماد حاصل ہے وہ پوری قوم کے نمائندہ کی حیثیت سے ہی چنے جا رہے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اس نمائندہ حیثیت کو اور مضبوط کریں۔ تاکہ ہمارا ملک بیرونی دنیا کی نظر میں عزت اور وقار کا مستحکم مقام حاصل کر سکے۔

روس کی طرف سے پاکستان کے لئے ۲۰ ہزار ٹن گندم اور ۲۰ ہزار ٹن چاول بھیجے جا رہے ہیں

یہ پیشکش جذبۂ خیرسگالی کے اظہار کی خاطر کی گئی ہے (روسی سفیر کا اعلان)

کراچی ۲۶ مئی۔ روس نے پاکستان کو ۲۰ ہزار ٹن چاول اور ۲۰ ہزار ٹن گندم دینے کی پیشکش کی ہے۔ جسے حکومت پاکستان نے منظور کر لیا ہے۔ امید ہے کہ یہ گندم اور چاول دو ماہ کے اندر پاکستان پہنچ جائیں گے۔ کل روسی سفیر متعینہ پاکستان نے وزیراعظم چوہدری محمد علی کے ساتھ ایک خصوصی ملاقات میں یہ پیشکش کی۔ اور غذائی مشکلات کے سلسلہ میں پاکستان سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ روسی سفیر نے بتایا۔ کہ یہ پیشکش محض جذبۂ خیرسگالی کے اظہار کی خاطر کی گئی ہے۔ وزیراعظم نے اس پیشکش کو قبول کرتے ہوئے پاکستان کے عوام اور حکومت کی طرف سے روس کے جذبۂ خیرسگالی کا شکریہ ادا کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ روسی گندم اور چاول بسرعت پاکستان پہنچانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ توقع ہے کہ دو ماہ کے اندر پہنچ جائینگے

یورپ میں ایک متحدہ حکومت کے قیام کے امکانات روشن ہیں (آئزن ہاور)

واشنگٹن ۲۶ مئی۔ صدر آئزن ہاور نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یورپ میں ایک متحدہ حکومت کی تشکیل کے تخیل پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے آپ نے کہا گزشتہ چند سالوں میں جو عالمی ادارے قائم ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس تخیل کی کامیابی کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ قومی خوشحالی کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم بحیثیت مجموعی دنیا بھر کی خوشحالی کے لئے کام کریں۔

الجزائر کے متعلق پنڈت نہرو کی متضاد پالیسی پر تنقید

واشنگٹن ۲۶ مئی۔ یہاں کے مشہور اخبار واشنگٹن پوسٹ نے اس امر پر حیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ پنڈت نہرو الجزائر اور کشمیر کے متعلق متضاد اصولوں پر گامزن ہیں الجزائر کے لئے انہوں نے جن اصولوں کا اعلان کیا ہے۔ کشمیر کے متعلق خود ان کی صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو کشمیر کے عوام سے استصواب رائے کے راستے میں متواتر روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اور الجزائر میں رائے شماری کا مشورہ دے رہے ہیں

کوئٹہ میں زلزلہ کا شدید جھٹکا

کوئٹہ ۲۶ مئی رات بارہ بجے کے قریب یہاں پر زلزلہ کا شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ جس کے بعد گڑگڑاہٹ کی آواز آتی رہی۔ جانی یا مالی نقصان کی تاحال کوئی اطلاع موصول نہیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۶ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت تاحال اعصابی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ پہلے سے ہیٹ سٹروک کا بھی کچھ اثر ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کل نماز جمعہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ مومنون میں سے مومنوں کی کامیابی کے چھ گر بیان کئے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔

"عالمی حالات کو بہتر بنانے میں اخبارات کا حصہ"

یورپ میں ایک عالمی مباحثہ

کراچی ۲۶ مئی۔ کونسل آف پاکستان ایڈیٹرز کے صدر مسٹر زیڈ اے سلہری کل ایک عالمی مباحثہ میں شرکت کے لئے یورپ روانہ ہو گئے۔ یہ مباحثہ اخبارات کے عالمی ادارہ کے زیر اہتمام اس موضوع پر ہو رہا ہے۔ کہ

"عالمی حالات کو بہتر بنانے میں اخبارات کیا حصہ لے سکتے ہیں"

مباحثہ میں تین سو کے قریب ایڈیٹر شامل ہو رہے ہیں۔

بھارتی حکومت کے بیان کی تردید

کراچی ۲۶ مئی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے بھارتی حکومت کے اس بیان کو سراسر غلط اور بے بنیاد قرار دیا ہے کہ پاکستان بعض فوجی افسروں کو بھیس بدلوا کر فیروزپور کی سرحد سے بھارت بھیج رہا ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷؍مئی ۱۹۵۶ء

خدا اور بندہ کے مابین تعلق

کراچی کی ایک تنظیم "دار التصنیف" نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ شائع کرنے کی تجویز منظور کی ہے۔ اس پر سہ روزہ ایشیا لاہور نے "بحث ونظر" کے مستقل کالم میں ایک نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ

"اصل شے قرآن کا انگریزی ترجمہ نہیں بلکہ یہ ہے کہ یہ ترجمہ کن لوگوں کی کوششوں سے ہوتا ہے۔ اگر دار التصانیف کے کرتا دھرتا لوگ صحیح الخیال اور اسلامی تعلیمات کی روح سے واقف حضرات ہیں۔ اور ترجمہ کرنے والے بھی اس کام کے شایانِ شان صلاحیتوں کے مالک ہوں گے۔ تو کام صحیح اصولوں کے مطابق ہوگا۔ اور اس کے نتائج بھی اچھے نکلیں گے۔ لیکن اگر ان بنیادی امور و ضروریات کا انتظام نہ کیا گیا۔ اور محض سرمائے کے بل بوتے پر ایک انگریزی ترجمہ قرآن شائع کر دیا گیا۔ تو نتائج مفید ہونے کی بجائے مضر نکلیں گے۔"

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ قرآن کریم کے ترجمہ کے لئے ترجمہ کرنے والوں کی اس کام کے لئے صلاحیت اول شرط ہے۔ یہاں تک تو درست ہے۔ مگر تفصیل میں جاتے ہوئے بعض باتیں اس نوٹ میں ایسی کہی گئی ہیں۔ جو صرف کہنے کے لئے کہہ دی گئی ہیں۔ اور یہ نہیں سوچا گیا۔ کہ ان باتوں کا باہم کیا تعلق ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"قرآن مجید مسائل زندگی کو کس طرح حل کرتا ہے۔ اس موضوع کے زاویۂ نظر سے قرآن کی تعلیمات کو وہی لوگ اجاگر کر سکتے ہیں۔ جو قرآن مجید کو اس معنی میں کتاب ہدایت مانتے ہوں۔ کہ وہ انسانی زندگی کا ضابطۂ عمل ہے۔ اور اسلام کے متعلق ان کا نظریہ یہ نہ ہو کہ یہ ایک مذہب ہے۔ جو صرف خدا اور بندے کے مابین تعلق استوار کرتا ہے۔ بلکہ یہ ہو۔ کہ ایک نظام برحق ہے۔ جو پروردگار حق نے اپنے بندوں کی زندگی کی رہنمائی کے لئے نازل فرمایا ہے۔" (سہ روزہ ایشیا لاہور مورخہ ۲۱؍مئی ۱۹۵۶ء)

اس عبارت کے پڑھنے سے پڑھنے والا یہی تاثر لے گا۔ کہ صاحب تحریر کے نزدیک صرف اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنا اور قرآن کریم کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضابطۂ حیات ہونا گویا دو متضاد چیزیں ہیں۔ اور صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا انسانی زندگی پر کوئی اثر مرتب نہیں کرتا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ صرف اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے سے ہی انسان اس ضابطہ حیات کے مطابق زندگی گذار سکتا ہے۔ جو قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے انسانوں کو صحیح زندگی گزارنے کے لئے دیا ہے۔ گویا اس ضابطۂ حیات کی روح ہی صرف اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنا ہے۔ وہی انسان جو صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار کرنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔ وہ اعمال صالحہ بجا لا سکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ضابطہ حیات کی دفعات میں شامل ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ قرآن مجید کو وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ جو صرف اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنے کے لئے زور دیتے ہیں۔ سخت گمراہ کن ادعا ہے۔

صاحب تحریر نے اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنے کو خدا تعالیٰ جانے کیا سمجھا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلامی اعمال بجا لانے کے لئے اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنا ہی بنیاد ہے۔ اور اس بنیاد کے بغیر اسلامی اعمال بجا لانا نہ تو ممکن ہے۔ اور نہ وہ کوئی نتیجہ ہی پیدا کر سکتے ہیں۔

دراصل یہ بات وہی لوگ کہتے ہیں۔ جو تعلق باللہ کو کوئی ٹھوس حقیقت نہیں سمجھتے۔ اور جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بس ایک لائحۂ حیات دے دیا ہے۔ اور اب اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنے کی ضرورت نہیں۔ فقط ان باتوں پر عمل کر کے زندگی کی منزل مقصود تک آ سکتی ہے۔ یہی عقیدہ ہے۔ جو آخر میں شرعی اعمال کو ایک جسم بے جان کر کے رکھ دیتا ہے۔ اور مذہب کو محض چند ظاہری اعمال کا نمونہ بنا دیتا ہے۔

اسلام کی تعلیم کے مطابق اللہ تعالےٰ سے تعلق ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے جب تک اس تعلق کے زیر اثر شرعی اعمال بجا نہ لائے جائیں۔ اعمال اعمال صالحہ بن ہی نہیں سکتے۔ اور کوئی ضابطہ حیات اسلامی ضابطہ حیات ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے ہمارا خیال ہے کہ صاحب تحریر کے پیش نظر حقیقی تعلق باللہ نہیں ہے۔ بلکہ تعلق باللہ کے جھوٹے دعاوی ہیں۔ جو اکثر بعض بے عمل صوفی قسم کے لوگ کیا کرتے ہیں۔ اگر ہمارا خیال درست ہے تو پھر بھی ضروری تھا۔ کہ یہاں اس کی وضاحت کر دی جاتی۔ لیکن زیادہ قرین قیاس یہ بات ہے۔ کہ صاحب تحریر اللہ تعالےٰ سے تعلق استوار کرنے کی حقیقت کو حقیقت ہی نہیں سمجھتے۔ اور یہ سمجھتے ہیں۔ کہ جو لوگ اس پر زور دیتے ہیں۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے۔ کہ قرآن کریم ایک ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے۔

آج دنیا کی سب سے مہلک بیماری ہی یہ ہے کہ بہت کم انسان قرب الٰہی اور تعلق باللہ پر دل سے ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ اگر ہم تاریخ ادیان کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ تمام انبیا علیہم السلام کی جماعتیں اسی وقت تک فعال رہی ہیں۔ جب تک ان میں ایسے ولی اللہ پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جن کا اللہ تعالےٰ سے براہ راست تعلق تھا۔ اور دوسروں کی رہنمائی کرتے رہے۔ جب ان کی جگہ فلسفہ اور ظاہر پرستی کے دلدادوں نے لے لی۔ اسی وقت سے انحطاط شروع ہو گیا۔ اور الحاد چھلانگیں مارتا ہوا آگے بڑھ آیا۔ اور اقوام کو ہر قسم کے اخلاق فاضلہ سے محروم کر دیا۔

آج یہی عالم اپنی پوری وسعت کے ساتھ تمام دنیا پر چھایا ہوا ہے۔ اول تو دینی اعمال کو ہی بیکار محض سمجھکر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور اگر کہیں کہیں باقی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم نہ رہنے کی وجہ سے بالکل بے اثر ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور دین کا ایک کھوکھلا سا ڈھانچ کھڑا نظر آتا ہے۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ اگر ہم صحیح معنوں میں اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ لائحۂ حیات سے مستفید ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ تو پہلے اس لائحۂ حیات کے منبع سے اپنا تعلق پیدا کریں۔ جب تک ہم اپنے اعمال کے ساز کا تار صالح اعمال کے اس حقیقی منبع سے نہیں جوڑیں گے۔ وہ دلآویز زمزمے پیدا نہیں ہو سکتے۔ جو دلوں کو موہ لیتے ہیں۔ اس لئے آج جس چیز کی اولین ضرورت ہے۔ وہ دین کے اس بنیادی پہلو پر زور دینا ہے۔ اور قرب الٰہی اور تعلق باللہ کی حقیقت کو تجربہ اور مشاہدہ سے عام کرنا ہے۔ تاکہ وہ حقیقی روحانی انقلاب پیدا ہو۔ جو انبیاء علیہم السلام پیدا کرتے رہے ہیں۔ اور جو انسان کو اعمال صالح کے لئے ایک ایسا درخت بنا دیتا ہے۔ جس سے خود بخود نیک اعمال پھولوں اور پھلوں کی طرح پیدا ہونے لگتے ہیں۔ وہ اعمال جو اس چشمہ سے نہیں پھوٹتے۔ خواہ ان کو کتنا بھی منظم اور باقاعدہ کر لیا جائے۔ انسان کے حقیقی ارتقائے حیات میں ممد و معاون نہیں ثابت ہو سکتے۔

یہ بات سمجھنی ذرا بھی مشکل نہیں ہے۔ کہ اگر ہم اللہ تعالےٰ کے عطا کردہ ضابطۂ حیات کو اپنانا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے اس ضابطہ حیات کے معطی پر مستحکم ایمان کی ضرورت ہے۔ اور محکم ایمان محض عقلی دلائل سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اس ہستی کو اسی طرح محسوس نہ کرنے لگیں۔ جس طرح زبان سے چکھ کر ہم شہد کی شیرینی کو محسوس کرتے ہیں۔ ہم کس طرح مان سکتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں جو ضابطہ حیات دیا گیا ہے۔ وہ واقعی ایک حی و قیوم اور خبیر و قدیر ہستی کی طرف سے ہے۔

آج اگر ہم صرف اللہ تعالیٰ سے صحیح معنوں میں اپنا تعلق استوار کر لیں۔ تو ہماری تمام زندگی سنور جائے۔ اور ہم اللہ تعالےٰ کے فرستادہ ضابطۂ حیات پر اس طرح عمل پیرا ہو جائیں۔ جس طرح ہم اپنے مادی اعمال میں پختہ ہیں۔ اور ہمارے افعال خود بخود اس رنگ میں ڈھل جائیں۔ جس رنگ میں اللہ تعالےٰ انہیں ڈھالنا چاہتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ فقرہ کتنا بے معنی ہو جاتا ہے۔ کہ

"اسلام کے متعلق ان کا یہ نظریہ نہ ہو کہ یہ ایک مذہب ہے۔ جو صرف خدا اور بندے کے مابین تعلق استوار کرتا ہے۔ بلکہ یہ ہو کہ ایک نظام برحق ہے۔ جو پروردگار حق نے اپنے بندوں کی زندگی کی رہنمائی کے لئے نازل فرمایا ہے۔"

اب سچی بات تو یہ ہے کہ اگر اسلام صرف اللہ تعالےٰ اور بندوں کے مابین تعلق استوار کرنے کا نام نہیں ہے۔ تو نعوذ باللہ یہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر معاد کوئی چیز ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہے۔ تو یقیناً جو ضابطۂ حیات اللہ تعالےٰ نے اس زندگی کے لئے دیا ہے۔ وہ اسی لئے ہے۔ کہ ہم اس طرح زندگی گذاریں۔ کہ ہمیں اللہ تعالےٰ کا لقا حاصل ہو۔ اگر اسلام کا منتہائے مقصود یہ نہیں ہے۔ تو اسلامی ضابطۂ حیات میں اور انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین میں کوئی فرق نہیں۔

مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کی کامیابی

احباب کو اس خبر سے خوشی ہوگی۔ کہ مکرمی چودھری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ انچارج امریکہ نے بفضل تعالیٰ پی۔ ایچ۔ ڈی کا آخری امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔ اب صرف مقالہ پیش کرنا باقی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ اس مرحلے میں بھی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سید جواد علی واقف زندگی از واشنگٹن۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

پہلی مسلم لائبریری اور ریڈنگ روم کا قیام

اور

احباب سے ضروری اپیل

— از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ —

سیرالیون پروٹیکٹوریٹ کے دارالخلافہ بو شہر میں خدا کے فضل وکرم سے ایک اہم پبلک لائبریری و ریڈنگ روم اور احمدیہ مسلم بک شاپ قائم کی گئی ہے جس کی نگرانی کے فرائض مکرم برادرم قاضی مبارک احمد صاحب شاہد مبلغ سیرالیون ادا کر رہے ہیں۔ گو سیرالیون میں اس وقت چھوٹی بڑی آٹھ دس لائبریریاں موجود ہیں۔ لیکن سوائے تین لائبریریوں کے جن سے کہ عام پبلک فائدہ اٹھا سکتی ہے باقی سب پرائیویٹ لائبریریاں ہیں۔ جن سے صرف خاص سوسائٹیاں یا مذہبی یا تعلیمی اداروں سے متعلق لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ گو ان لائبریریوں میں ہم نے اسلامی اور احمدی لٹریچر رکھوایا ہوا ہے۔ لیکن وہ بہت محدود حد تک ہے۔ بعض عیسائی مشنوں نے تو ایک مرتبہ ہماری سب کتب واپس کر دیں۔ اور انہیں لائبریری میں رکھنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے۔ کہ یہ لائبریریاں یا تو خود عیسائی مشنوں کی ہیں۔ یا ان کے زیر اثر ہیں . . . .

. . . صرف تین لائبریریاں فری ٹاؤن میں ایسی ہیں۔ جو کہ کسی خاص فرقہ یا مشن سے تعلق نہیں رکھتیں۔ اور گورنمنٹ کے کنٹرول میں ہیں۔ لیکن عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی اس ملک میں اب تک ایک بھی لائبریری نہیں ہے۔ حالانکہ مجموعی لحاظ سے اس ملک کی مذہبی آبادی میں مسلمانوں کی اکثریت ہے عام اکثریت تو اب تک مشرکین کی ہے لیکن مذہبی فرقوں میں مسلمان ہی اکثریت میں ہیں۔ پس اس لحاظ سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری یہ لائبریریاں ملک میں تبلیغ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوں گی۔ خصوصاً جس شہر میں ہم نے اسے قائم کیا ہے۔ اس میں اب تک ایک بھی پبلک لائبریری نہیں ہے جس سے عام پبلک فائدہ اٹھا سکے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ہماری لائبریری میں ہر قسم اور حتی الوسع ہر علم و موضوع اور ہر ذوق کی کتب رسالے اور اخبارات مہیا ہو سکیں۔ اب تک اس امر میں ہم کسی حد تک کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ اور ہماری تحریک پر سیرالیون کے کئی ایک علم دوست اور سلسلہ احمدیہ سے دلچسپی لینے والے افریقن اور شامی و لبنانی احباب نے عربی اور انگریزی لٹریچر پیش کیا ہے۔ ریڈنگ روم کے لئے مذہبی اور اپنے سلسلہ کے اخباروں کے علاوہ تازہ ملکی اور بیرونی اخبارات اور رسالے مہیا کرنے کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں اپنی لائبریریاں قائم کرنے اور ہر ملک میں سلسلہ کا نایاب لٹریچر بھجوانے اور ان ممالک کی آئندہ نسلوں کے لئے لٹریچر کو محفوظ کر لینے کی اپنے خطبات میں کئی بار تحریک فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ دنیا کے ہر حصے میں ہماری مضبوط ترین لائبریریاں ہونی چاہئیں۔ جن میں ہماری ایک ایک کتاب کے کئی کئی نسخے ہوں۔ تاکہ ہمارے مبلغین نہ صرف خود ان سے فائدہ اٹھائیں۔ بلکہ ایک وقت میں ایک ایک کتاب کئی کئی زیر تبلیغ افراد کو مطالعہ کے لئے پیش کر سکیں۔

احادیث نبویہ سے ثابت ہے۔ کہ قرآن کریم کی آیت وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ مسیح موعودؑ اور مہدی معہود کے زمانہ کی ایک اہم علامت ہے۔ جو فی زمانہ ہر رنگ میں پوری ہو کر نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مہر ثبت کر رہی ہے۔ بلکہ حضور کے تابعین کو زبان حال سے اس امر کی طرف توجہ دلا رہی ہے۔ کہ فی زمانہ مخالفین اسلام کے حملوں کے دفاع اور اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی خاطر جہاد کرنے کا واحد ذریعہ غیر مسلموں کے لئے مناسب اور عام فہم لٹریچر مہیا کرنا اور حضور نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام و تعلیم ان کے گھروں تک پہنچانا ہے۔ پس ہمیں اس زمانہ میں نشر و اشاعت علوم کے طرق جدیدہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس وقت اس ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ دنیا کے ہر ملک بلکہ ہر شہر اور گاؤں کے ہر شخص تک ہمارا لٹریچر پہونچ جائے۔ جس کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ جہاں جہاں اس وقت ہمارے مشن قائم ہیں۔ وہاں ہم کئی کئی مضبوط اور بڑی بڑی لائبریریاں قائم کر دیں۔ جو نہ صرف ہمارے مذہبی لٹریچر کی حامل ہوں بلکہ ہر ذوق کے لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے دنیوی علوم اور عام پبلک ذوق اور Trend کے حسب حال بھی کچھ نہ کچھ مواد ان میں موجود ہو۔ جس سے اپنی جماعت کے دوست بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کی توجہ بھی ہماری طرف مبذول ہو سکے۔ اور وہ محسوس کریں۔ کہ ہم بلا تفریق مذہب و ملت ہر رنگ میں خلق خدا کے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔ اور اپنی بساط کے مطابق ہر ذریعہ سے انہیں فائدہ پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں۔ خواہ وہ ہمارے ہم خیال و ہم عقیدہ ہونے سے انکار کرنے پر ہی کیوں نہ مصر ہوں۔

پس اس ضروری وضاحت کے بعد یہ عاجز جماعت کے احباب سے باادب گزارش کرتا ہے۔ کہ احباب اپنے اپنے حالات کے مطابق صدقہ جاریہ کے طور پر اپنی طرف سے اپنی ذاتی کتب میں سے یا حسب توفیق خرید کر سیرالیون مشن کی اس لائبریری کے لئے انگریزی۔ اردو۔ فارسی و عربی غرضیکہ ہر قسم کی مذہبی و دنیوی کتب پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ تبلیغ کا مقدس فریضہ ہر احمدی پر ایسے

دلِ شکستہ کی سوغات کو تلاش کریں

جو دن کو پا نہ سکے رات کو تلاش کریں
اٹھو تلافیٔ مافات کو تلاش کریں

خموش رات کی تنہائیوں میں گم ہو کر
حریم قدس کے نغمات کو تلاش کریں

مہ و نجوم کے دامن میں کہکشاں کے تلے
نیاز و ناز کے لمحات کو تلاش کریں

حدِ نظر سے پرے بھی مقام ہیں اپنے
ذرا ان اپنے مقامات کو تلاش کریں

حضورِ یار میں کیا نذر لے چلیں ناہید
دلِ شکستہ کی سوغات کو تلاش کریں

عبدالمنان ناہید

کا فاجب ہے جیسے کہ ایک احمدی مبلغ ... بھی ہو ، حساب ... دور دراز ممالک میں سفر کر کے ... کی تشنہ لب روحوں کو اسلامی آب حیات نہیں پلا سکتے۔ وہ سلسلہ کے قائم کردہ بیرونی مشنوں اور جماعت کے رسائل کردہ مبلغین اور نمائندوں کو حسب توفیق سلسلہ کا بیاد پر انا ہر قسم کا لٹریچر بطور وقف و صدقہ جاریہ بذریعہ ڈاک ارسال کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہو سکتے ہیں امید ہے احباب ضرور اس طرف خاص توجہ فرمائیں گے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سلسلہ میں حضرت مولوی الحاج نذیر احمد علی صاحب مرحوم سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کا نمونہ نہایت قابل تقلید ہے انہوں نے اپنی وفات سے قبل وصیت فرمائی تھی۔ کہ ان کی تمام ذاتی کتب اور لائبریری جو کئی سو قیمتی اور نایاب کتب پر مشتمل تھی ان کی وفات کے بعد سیرالیون مشن کی لائبریری کے لئے وقف ہو گی۔ چنانچہ اب ان کی ساری لائبریری یہاں پہنچ چکی ہے۔ اور یہاں کی مرکزی لائبریری کے ساتھ ملحق کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔ آمین

انہوں نے صحیح رنگ میں اپنی جان و مال اور تمام تر سیرالیون میں اسلام و احمدیت کی بہبودی اور اشاعت کے لئے وقف کر کے اس عہد کو ایسے رنگ میں نبھایا۔ اور پورا کیا کہ ان کی یہ قربانیاں درگاہ الٰہی میں مقبولیت کا درجہ پا گئیں۔ اے اللہ تو ان کی روح پر بے شمار برکتیں اور رحمتیں نازل فرما

امید ہے احباب جماعت بھی مکرم مولوی الحاج نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ کی طرح اس سلسلہ میں جس قسم کا بھی لٹریچر مہیا کر سکے نہ صرف یہیں بلکہ سلسلہ کے دیگر مشنوں اور لائبریریوں کو بھی ارسال کر کے ممنون فرمائیں گے۔ اور صدقہ جاریہ کا اجر پائیں گے۔

محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج

سیرالیون احمدیہ مشن

وفات

اطلاع آئی ہے۔ کہ مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب بی۔ اے نائب ناظر بیت المال حال رخصتی (جو سوئٹزرلینڈ میں زیر علاج ہیں) کے والد محترم چوہدری غلام محمد صاحب لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں میں ۵ گھنٹے بعارضہ درد شکم بیمار رہ کر مورخہ ۲۲/۵/۵۶ کو بوقت ۶½ بجے شام اپنے مولائے حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ مرحوم نے گذشتہ سال جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی تھی پہلے پہل چوہدری عزیز احمد صاحب کے داخل احمدیت ہونے کی وجہ سے مخالف رہے۔ لیکن بعد میں جب ان کے مرکز احمدیت میں آنے کا موقعہ ملتا رہا۔ بزرگان سلسلہ کی صحبت اور جماعت کے عظیم الشان کام سے متاثر ہوتے گئے۔ اور آخر حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب اپنے والد محترم کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ اور عرصہ سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم انہیں بغرض علاج سوئٹزرلینڈ بھجوایا ہے۔ جہاں وہ سینیٹوریم میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری میں انہیں صبر اور برداشت کی توفیق دے۔ اور جلد صحت کاملہ عطا فرما کر بخیریت واپس لائے۔

(خاکسار ناصر الدین کارکن وکالت زراعت تحریک جدید ربوہ)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں فدیہ رمضان وغیرہ

(از مورخہ ۸/۵/۵۶ تا مورخہ ۲۴/۵/۵۶)

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ذیل میں چندہ امداد درویشاں اور فدیہ رمضان اور صدقے وغیرہ کی وہ رقوم درج کی جاتی ہیں۔ جو ۸ مئی سے لے کر ۲۴ مئی تک دفتر ہذا میں موصول ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے امداد درویشاں کی مد میں حصہ لیا ہے۔ اور ان کے فدیہ اور صدقہ کی رقوم کو قبول فرمائے۔ والسلام

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۴/۵/۵۶)

(۱) شیخ شریف احمد صاحب مرحوم و شیخ مولا بخش صاحب مرحوم کوٹ مومن سرگودھا (صدقہ) بواسطہ خواجہ منظور احمد صاحب ۲/-/-

(۲) ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈنگوی دہاڑی بذریعہ چوہدری ظہور احمد صاحب ربوہ (صدقہ) ۲۰/-/-

(۳) 〃 〃 〃 (امداد درویشاں) ۲۰/-/-

(۴) ملک بشیر احمد صاحب کراچی نیو دے ڈرائی کلیننگ فیکٹری (فدیہ رمضان) ۵۰/-/-

(۵) عبد المجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی (امداد درویشاں) ۵/-/-

(۶) بیگم صاحبہ قمر عطاء اللہ صاحب معرفت کرنل محمد عطاء اللہ صاحب لاہور 〃 ۲۵/-/-

(۷) لطیف احمد صاحب محلہ فیض آباد منٹگمری 〃 ۲/-/-

(۸) مبشر احمد۔ شاہدہ۔ بشریٰ۔ عبد السلام بچگان سید بشیر احمد شاہ صاحب ربوہ 〃 ۲/-/-

(۹) نسیمہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی احمد خاں صاحب امام مسجد لنڈن 〃 ۲/-/-

(۱۰) چوہدری ناصر محمد سیال صاحب ربوہ (صدقہ) ۵/-/-

(۱۱) سید غلام یزدانی صاحب انکم ٹیکس افیسر سیالکوٹ (فدیہ رمضان) ۲۵/-/-

(۱۲) 〃 〃 〃 (امداد درویشاں) ۵/-/-

(۱۳) اہلیہ صاحبہ 〃 〃 (فدیہ رمضان) ۱۰/-/-

(۱۴) 〃 〃 〃 (امداد درویشاں) ۵/-/-

(۱۵) برکت علی صاحب و غلام احمد صاحب سوداگران چرم وزیر آباد (صدقہ) ۲۵/-/-

(۱۶) 〃 〃 از طرف میاں محمد حنیف صاحب سوداگر چرم وزیر آباد (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۵/-/-

(۱۷) برکت علی صاحب و غلام احمد صاحب سوداگران چرم وزیر آباد منجانب میاں اکبر علی صاحب (فدیہ رمضان) ۱۵/-/-

(۱۸) 〃 〃 منجانب مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ برکت علی صاحب 〃 ۱۵/-/-

(۱۹) چوہدری شاہ محمد صاحب بیدا دپور ضلع شیخوپورہ (امداد درویشاں) ۲/-/-

(۲۰) چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب معرفت محمود احمد صاحب جہانیاں زراعت خود (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۲۲/-/-

(۲۱) اہلیہ صاحبہ 〃 〃 〃 ۲۲/-/-

(۲۲) 〃 〃 (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵/-/-

(۲۳) سید رفیق بخاری صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی 〃 ۱۰/-/-

(۲۴) عبد المنان صاحب معرفت خلیل الرحمٰن صاحب گنگا بنگلہ نہر جھنگ 〃 ۵/-/-

(۲۵) عبد الحق صاحب کوٹھی ملک دار برٹن روڈ پتاور گیٹ 〃 ۱۰/-/-

(۲۶) خواجہ محمد شریف صاحب ڈھنگیرہ ہاؤس گوجرانوالہ (زکوٰۃ جو خزانہ میں جمع کرائی گئی) ۸۰/-/-

(۲۷) 〃 〃 〃 (فدیہ رمضان) ۱۵/-/-

(۲۸) 〃 〃 〃 (امداد درویشاں) ۵/-/-

(۲۹) میر محمد ابراہیم صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر اپیرز منجانب دختر خود امتہ السلام صاحبہ 〃 ۵/-/-

(۳۰) حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب ہوشیار پوری حال سیالکوٹ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۳۰/-/-

(۳۱) 〃 〃 (صدقہ) ۵/-/-

(۳۲) عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد بشیر صاحب چغتائی کرڈی بخبر انار گجرانوالہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۱۰/-/-

(۳۳) معرفت سلطانہ صاحبہ بنت میاں محمد عالم صاحب پنشنر راولپنڈی (امداد درویشاں) ۵/-/-

(۳۴) نصیر بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب آڈیٹر دفتر ایس۔ ایل۔ اے ملتان (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۵/-/-

(۳۵) حبیب الرحمٰن صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ڈیرہ غازیخان (امداد درویشاں) ۱۰/-/-

(۳۶) ملک مبارک احمد صاحب ناظم مال کراچی از طرف اہلیہ صاحبہ خود (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۳۵/-/-

(۳۷) ڈاکٹر عبد القدوس صاحب احمدی مارکیٹ روڈ نواب شاہ سابق سندھ 〃 ۱۵/-/-

(۳۸) پیر ضیاء الدین صاحب راولپنڈی (امداد درویشاں) ۲۰/-/-

(۳۹) ملک محمود الدین صاحب کوٹھ ... کرشن نگر لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۰/-/-

(۴۰) 〃 〃 〃 (فطرانہ تین کس) ۲/-/-

(۴۱) 〃 〃 (چندہ عام منجانب علی محمد صاحب کمہار جو داخل خزانہ کرایا گیا) ۱/-/-

(۴۲) شیخ بشیر احمد صاحب کوٹ مومن بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۵/-/-

(۴۳) 〃 〃 (صدقہ) ۵/-/-

(۴۴) چوہدری علی محمد صاحب دفتر وکالت تحریک جدید ربوہ 〃 ۱/-/-

(۴۵) 〃 〃 (امداد درویشاں) ۱/-/-

(۴۶) شیخ منظور احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵/-/-

(۴۷) راجہ محمد صادق صاحب بذریعہ بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا (امداد درویشاں) ۵/-/-

(باقی)

بابو عبد الغنی صاحب انبالوی مرحوم

(از مکرم شیخ محمد علی صاحب انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑ کانہ منڈی)

محترم بابو عبد الغنی صاحب کسی زمانہ میں ریلوے گڈس کلرک تھے۔ ۱۹۱۸ء کی جنگ کے بعد ہمارے بزرگوں نے راجپورہ ریاست پٹیالہ میں ایک کارخانہ جاری کیا۔ اس زمانہ میں بابو صاحب مرحوم راجپورہ اسٹیشن پر غالباً چیف گڈس کلرک کی حیثیت سے آکر تعینات ہوئے۔ اس وقت ریلوے لوڈنگ میں بڑی دشواری ہوتی تھی۔ اور بیوپاریوں کو مال لوڈ کرنے کے لئے ایک معقول رقم گڈس کلرک کو دیکر ویگن ملا کرتا تھا۔ جب محترم بابو صاحب وہاں تشریف لائے۔ تو ان کا رویہ خلاف دستور بیوپاریوں کے لئے سراسر ہمدردانہ ہوتا۔ اور اگر ویگن موجود ہوتے۔ تو بابو صاحب موصوف فوراً بیوپاریوں کو مال لوڈ کرنے کی اجازت دے کر بلٹی بنا دیتے۔ اور کوئی پیسہ رشوت کا قبول نہ کرتے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد جب ہمارے بزرگوں سے ان کی پوری واقفیت ہوگئی۔ تو ہمارے کارخانہ میں یہ کسی وقت تشریف لے آیا کرتے۔ بعض اور احمدی بزرگ بھی اتفاق سے کارخانہ میں آیا کرتے تھے۔ اسی وجہ سے اس زمانہ میں ہمارے ہاں احمدیت کا چرچا شروع ہوا۔ اور بالآخر ہمارے خاندان کے کئی افراد احمدی ہو گئے۔

اس وقت کمپنی کی طرف سے ہیڈ آفس راجپورہ کے علاوہ ایک دو کارخانے انبالہ شہر میں بھی جاری کر دیئے گئے کچھ عرصہ کے بعد ہم بھی انبالہ چلے آئے۔ اور کمپنی ٹوٹ گئی۔ سب الگ الگ ہو گئے۔ جب محترم بابو صاحب کی تبلیغ سے کچھ بزرگوں نے احمدیت قبول کر لی۔ تو سب کے زور دینے سے محترم بابو صاحب نے ملازمت سے استعفےٰ دے دیا۔ اور آپ بھی حصہ دار کی حیثیت سے شریک کار ہو گئے۔ آپ میں کاروباری، سوجھ اور حساب فہمی کمال درجہ کی تھی۔ مختصر یہ کہ جب الگ ہو گئے۔ تو ایک کارخانہ کے کئی کارخانے کھل گئے۔ چنانچہ محترم بابو صاحب نے انبالہ شہر لاہوری دروازہ کارخانہ جاری کر دیا۔ اور پارٹیشن تک کاروبار کرتے رہے۔

اسی دوران میں کئی ایسے واقعات ہوئے۔ جن سے محترم بابو صاحب مرحوم کی عالی حوصلگی اور سلسلہ سے فدائیت کا اظہار ہوتا ہے۔ انبالہ شہر کی جماعت کے امیر محترم جناب بابو عبد الرحمن صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ہیڈ کلرک تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کا قریباً سارا خاندان احمدی ہے۔ کافی عرصہ محلہ پختہ باغ میں محترم بابو عبد الحلیم صاحب کے ایک خام مکان پر جماعت نمازیں ادا کرتی رہی۔ کوئی مسجد نہ تھی۔ کئی مرتبہ مسجد بنانے کی گفتگو جماعت میں محترم بابو عبد الغنی صاحب کرتے۔ لیکن کوئی مستقل پروگرام نہ بنتا۔ لیکن جب بھی موقعہ ملتا۔ بابو عبد الغنی صاحب مرحوم مسجد کی ضرورت کا اظہار کرتے رہتے۔ ان ایام میں ہمارے ہاں مکرم حاجی میراں بخش صاحب بھی تھے۔ جو اولاد سے محروم تھے۔ اور جب بابو صاحب موصوف کی تحریک پر آپ نے نئی شادی کی۔ تو اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرزند عطا فرمایا۔

اسی دوران محترم امیر جماعت بابو عبد الرحمن صاحب بہت بیمار ہو گئے۔ محترم بابو عبد الغنی صاحب روزانہ عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ اور حاجی میراں بخش صاحب بھی ساتھ ہوتے۔ ایک دن محترم بابو عبد الغنی صاحب نے محترم امیر جماعت بابو عبد الرحمن صاحب سے بیماری کے دوران میں ہی مسجد کی ضرورت کا اظہار کرتے ہوئے ایسے رنگ میں تلقین فرمائی۔ کہ اسی وقت ایک مکان خام قدیم جو امیر جماعت صاحب کی ملکیت تھا۔ آپ نے مسجد کے لئے وقف کر دیا ساتھ ہی بابو عبد الغنی صاحب نے حاجی صاحب کو توجہ دلائی۔ کہ آپ کو بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ آپ مسجد کے سلسلہ میں کیا خدمت اپنے سپرد لیتے ہیں۔ حاجی صاحب نے مسجد کی مکمل تعمیر کا خرچہ برداشت کرنے کا وعدہ کیا۔ ایک ہی سال کے اندر انبالہ شہر میں اندرون جگا دھری گیٹ برلب سڑک محلہ پختہ باغ میں ایک عالیشان اور خوبصورت احمدیہ مسجد بن کر تیار ہو گئی۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے نام رجسٹری ہو گئی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر سہ بزرگوں کو اس نیکی کا بڑھ چڑھ کر بدلہ عطا فرمائے۔ مسجد غالباً ۱۹۳۲ء میں تیار ہو گئی۔ اس مسجد میں خدا کے فضل سے نمازیں باجماعت ادا ہوتیں۔ مبلغین سلسلہ کو وہاں بلا کر ہر سال تبلیغی جلسہ سالانہ کیا جاتا۔ اس کے علاوہ سیرت النبیؐ کے جلسے بھی ہوتے اور سیرت النبیؐ کے جلسوں میں محترم بابو عبد الغنی صاحب کی کوشش سے سکھ گیانی، جین مت کے عالم اور آریہ فرقہ کے تعلیم یافتہ اور سیاسی پارٹیوں کے لیڈر مثلاً لالہ دنی چند ایڈووکیٹ صدر کانگرس کمیٹی انبالہ شہر اور کئی دیگر مسلمان عالم سیرت النبیؐ کے جلسہ کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کے سٹیج پر تقریر کرتے۔ اور حضرت رسول اکرمؐ کی شان میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ انبالہ شہر ہمیشہ اپنی تبلیغی اور تعلیمی سرگرمیوں میں مصروف رہی۔ کہ اس کے روحِ رواں بابو عبد الغنی صاحب تھے۔

بابو صاحب محترم کا پادری عبد الحق سے مناظرہ

ہماری مسجد سے چند قدم کے فاصلہ پر مشن ہائی سکول تھا۔ ایک دن معلوم ہوا۔ کہ سکول میں پادری عبد الحق صاحب عیسائیت پر تقریر کریں گے۔ چنانچہ بابو صاحب محترم بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ تقریر کے بعد پادری صاحب نے سامعین کو اجازت دی۔ کہ اگر کوئی سوال کرنا ہو۔ تو کر سکتے ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ بابو صاحب محترم کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے سوال کیا۔ جس کا جواب پادری صاحب نے دیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ ایک مباحثہ کا رنگ اختیار کر گیا۔ اور کافی دیر تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ جس کا عام لوگوں پر یہ اثر ہوا۔ کہ محترم بابو صاحب کے سوالوں کا جواب پادری صاحب قطعاً نہیں دے سکے۔

ایک غیر احمدی مولوی سے مناظرہ

ایک دفعہ ایک غیر احمدی مولوی سے بھی بابو صاحب مرحوم کا مناظرہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس مناظرہ میں بابو صاحب کو کامیابی عطا فرمائی۔ میں عام طور پر بابو صاحب محترم سے اکتساب علم کی کوشش کیا کرتا تھا۔ بابو صاحب نے ہم نوجوانوں کو مسائل احمدیت سکھانے کا بڑا آسان طریقہ اختیار فرمایا۔ کہ ہم سب کو ایک ایک نوٹ بک سادہ لانے کو فرمایا۔ پھر روزانہ بعد نماز مغرب احمدیت کے عام مسائل پر ہمیں آیات قرآنی نوٹ کرا دیتے۔ اور فرماتے کہ ان آیات کا مفہوم یہ ہے۔ آگے تم خود استدلال مکمل کرو۔ یہ سلسلہ کافی عرصہ تک جاری رہا۔ اور ہم نوجوانوں نے ایک انجمن بنائی۔ جس کے ہفتہ وار اجلاس ہوتے۔ اور ہر نوجوان کسی نہ کسی عنوان سے اپنا لکھا ہوا مضمون سناتا۔ اجلاس کے خاتمہ پر محترم بابو صاحب ہر ایک مضمون پر ایسے رنگ میں روشنی ڈالتے کہ ہمیں اپنی خامیوں کا علم ہو جاتا۔ اور اصل استدلال ہمارے ذہن نشین ہو جاتا۔ پھر آپ روزانہ صبح کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس دیا کرتے۔ آپ عام طور پر ہر قسم کی گفتگو کے دوران آیات قرآنی سے استدلال فرمایا کرتے۔ ایک دن میں نے سوال کیا۔ کہ آپ نے قرآن کریم حفظ تو کیا نہیں لیکن آپ آیات قرآنی ہر موقعہ پر پڑھ کر ان سے استدلال فرماتے ہیں۔ یہ قدرت آپ کو کیسے حاصل ہے۔ تو فرمانے لگے۔ کہ یہ کثرت تلاوت کا نتیجہ ہے۔ مجھے چند ماہ مسلسل روزانہ ان کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملا۔ تو میں نے دیکھا کہ ظہر کی نماز کے بعد آپ حمائل شریف لے کر بیٹھ جاتے۔ اور نہایت استغراق سے خاموش تلاوت کرتے رہتے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت ہو جاتا۔ عصر کی نماز کے بعد پھر خاموش تلاوت جاری رہتی۔ اس دوران اگر مجلس میں کچھ اور لوگ بھی ہوتے۔ اور دینی یا کاروباری گفتگو ہوتی۔ تو اس کا بھی جواب دیتے جاتے۔ لیکن نظریں قرآن کریم کی تلاوت کے لئے معروف رہتیں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے علوم سے حصہ وافر عطا فرمایا تھا۔ آپ کو کاروبار کے سلسلے میں اور اپنی اولاد میں سے بعض کے انتقال کی وجہ سے بہت سے صدمے بھی اٹھانے پڑے۔ لیکن کیا مجال جو کبھی زبان سے شکایت کی ہو۔ ہمیشہ ہی اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل رہا۔ یہ آپ کی صفت ایسی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے ساتھ خاص تعلق اور توکل کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتی انبالہ سے اکتوبر ۱۹۴۷ء کے ابتدائی دنوں میں ہم سب ایک ہی ٹرک میں لاہور پہنچے۔ راستہ بھر زبان پر دعائیں تھیں اور ہم سب کو ایسے تسلی دیتے تھے۔ کہ جیسے کوئی حادثہ ہوا ہی نہ ہو۔ آپ پاکستان معرضِ وجود میں آنے کے بعد لودھراں میں مقیم ہو گئے تھے۔

ان کی زندگی کے بڑے ہی ایمان افزا واقعات ہیں۔ لیکن طوالت کے خوف سے میں انہی پر اکتفا کرتا ہوں۔ بالآخر دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ محترمی و مشفقی مکرم جناب بابو عبد الغنی صاحب کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام اور اپنا خاص قرب عطا فرمائے۔ ناظرین سے مرحوم کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عمری عبیدی صاحب بخیریت مشرقی افریقہ پہنچ گئے

برادرم شیخ عمری عبیدی صاحب (افریقی احمدی مبلغ) بذریعہ کراچی جہاز خیریت سے ممباسہ مورخہ ۱۸/۵/۵۶ پہنچ گئے۔ اور مورخہ ۲۱/۵/۵۶ نیروبی بذریعہ ریل پہنچے جماعت احمدیہ نیروبی مکرمی محمد منور صاحب اور خاکسار ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ خاکسار نے اور محترم قاضی عبد السلام صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ نیروبی نے پھولوں کے ہار ڈالے اور معانقہ و مصافحہ کرتے ہوئے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ دعا کے بعد احمدیہ مسجد نیروبی میں آئے اور سفر کے خیر و برکت سے ختم ہونے پر دو نفل پڑھے۔ ان کے قیام ربوہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ۔ بزرگان سلسلہ و اہالیانِ ربوہ نے جو حسن سلوک کیا ہے۔ اس کے لئے مشرقی افریقہ کا مشن بالخصوص عاجز بہت ہی ممنون ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے افریقی بھائیوں کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرے۔ اور اسلام کی اشاعت کے لئے خاص جوش دے۔ خاکسار شیخ مبارک احمد

مجالس خدام الاحمدیہ ۔ خدمت خلق

چند روز ہوئے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے بعض مجالس کو اس بارہ میں بذریعہ خط لکھا گیا ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل کوائف سے اطلاع دیں۔

(۱) آپ کی مجلس یا جماعت میں کتنے احمدی معماری اور نجاری کا کام جانتے ہیں۔ مکمل فہرست ارسال کریں۔ (خدام اور انصار دونوں)

(۲) آپ نے کتنے خدام کو معماری اور نجاری کا کام سیکھنے پر مقرر کیا ہے فہرست ارسال کریں۔

(۳) آپ کی مجلس یا جماعت میں کون کون سے احمدی ڈاکٹر ہیں۔

(۴) آپ کی جماعت یا مجلس میں کون کون سے کمپونڈر ہیں۔

(۵) ضرورت کے وقت مرکز کے مطالبہ پر آپ کتنے احباب کو فوری طور پر خدمت خلق کے لئے بھجوا سکتے ہیں۔

اس بارہ میں بذریعہ اعلان ہذا تاکید کی جاتی ہے کہ مطلوبہ کوائف جلد تر بھجوانے چاہئیں اور کوشش کی جائے کہ جن مقامات پر سیلاب وغیرہ قسم کی آفات کا خدشہ ہے۔ وہاں ابھی سے اس موقعہ پر خدمت خلق کے لئے تیاری شروع کر دی جائے تا بوقت ضرورت فوری طور پر مدد کی جا سکے۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

عید الفطر کے موقع پر دعوت کا اہتمام

عید کے موقع پر مکرم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان کی دعوت پر جماعت شہر و چھاؤنی کے قریباً بیس پچیس احباب ملک صاحب ممدوح کے علاقے میں ان کی دعوت پر پک اینک کے لئے گئے۔ مقامی غیر مبائع جماعت کے دو معزز رکن اور ایک معزز غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ کھیل و تفریح اور کھانے کے پروگرام کے بعد ملک صاحب ممدوح کی تحریک پر مکرم جناب ڈاکٹر عمر دین صاحب مکرم بابو محمد سعید صاحب بلشتر، ملک صاحب موصوف اور ایک غیر مبائع دوست نے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے۔ مکرم خان عبد العزیز خانصاحب مالک عزیز ہوٹل اینڈ موٹر ورکس نے اپنی مختصر سی تقریر میں ملک صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور آپ نے امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی اسی طرح کے مواقع پیدا ہوتے رہیں گے۔

کچھ دوستوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حسن رہتاسی مرحوم کا کلام پڑھ کر سنایا۔ دعا پر یہ سب دلچسپ پروگرام ختم ہوا۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب ممدوح کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین

(عبد الشکور سیکرٹری امور عامہ ملتان چھاؤنی)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کا بچہ عبد العزیز بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکا ہے بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین نیز میرے ایک عزیز نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے خلوص دل سے احباب جماعت اس کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد اللطیف کاتب گول بازار ربوہ

(۲) میرے بھائی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد لطیف جے سوی ٹیچر اوکاڑہ۔ منٹگمری

(۳) جن احمدی طلباء نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ ان کی اور خاکسار کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ عبد اللطیف مومن

(۴) خاکسار کی والدہ محترمہ ملیریا بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ریاض احمد اختر۔ ایبٹ آباد

(۵) آجکل خاکسار بعض مشکلات اور پریشانیوں میں گرفتار ہے۔ بزرگان و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے آمین۔ امیر عالم لیہ ضلع مظفر گڑھ

(۶) میرا چھوٹا بھائی مبشر احمد (جو سکول میں پڑھتا ہے) بعارضہ ٹائیفائڈ لاہور میں بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(بشارت الرحمن تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ضروری اعلان برائے انتخاب عہدیداران

اکثر جماعتوں کی طرف سے ابھی تک عہدہ داران کے انتخابات موصول نہیں ہوئے۔ حالانکہ تمام جماعتوں کے عہدہ داران کی میعاد ۳۰؍۴؍۵۶ کو ختم ہو چکی ہے۔ ایسی تمام جماعتوں کو جنہوں نے ابھی تک انتخاب کی رپورٹ نہیں بھجوائی چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے عہدہ داران کا انتخاب کروا کر ارسال فرمائیں۔ یہ انتخاب تین سال کے لئے ہوتے ہیں۔ جن کی میعاد آئندہ تین سال (۳۰؍۴؍۵۹) تک ہوگی۔ ناظر اعلیٰ۔ ربوہ

اعانت الفضل

مکرم میاں احمد دین صاحب زرگر احمدی کالا گوجراں ضلع جہلم نے اپنے مکان کی تکمیل کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل کو ارسال فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ان کے مرسلہ چندہ پر ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میاں احمد دین صاحب کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے آمین

دوسرے احباب بھی ایسی خوشی کی تقاریب پر الفضل کو یاد رکھا کریں۔ اور اس طرح الفضل کا روزانہ پرچہ یا خطبہ نمبر کسی مستحق کے نام جاری کروا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

گمشدہ رسید بک

مکرم قائد صاحب خدام الاحمدیہ ربوہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ رسید بک نمبر ۷۹۶ ان کی مجلس سے گم ہو گئی ہے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ خدام و اطفال کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رسید بک مذکورہ پر کوئی خادم یا طفل چندہ جات مجلس کی ادائیگی نہ کرے۔ اور اگر کسی کو رسید بک مذکورہ مل جائے یا علم ہو تو اس کی اطلاع مرکز میں بھجوا دے مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعلیم الاسلام کالج کی مجلس علوم اسلامیہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مندرجہ ذیل طلباء مجلس علوم اسلامیہ کے عہدیداران چنے گئے ہیں:

(۱) پریذیڈنٹ ۔ شاہ محمد صاحب فیضی فورتھ ایئر۔

(۲) وائس پریذیڈنٹ ۔ عبد المجید صاحب چراچہ فورتھ ایئر۔

(۳) سیکرٹری ۔ منور احمد نمی سیکنڈ ایئر۔

(۴) جائنٹ سیکرٹری ۔ مسعود احمد صاحب باجوہ سیکنڈ ایئر۔

(سیکرٹری مجلس)

ڈرائیور کی فوری ضرورت

"فوری طور پر ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب صدر جماعت کی سفارش کے ہمراہ مکمل کوائف و تجربہ سے اطلاع دیں۔" (ناظر امور عامہ ربوہ)

اعلان نکاح

شیخ محمد ابراہیم صاحب گھوٹکی کے صاحبزادے محمد اسحٰق صاحب کا نکاح حلیمہ بی بی صاحبہ بنت پیر محمد شاہ صاحب ہیڈ کنسٹیبل سکھر کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰/- روپے حق مہر پر مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۳؍۵؍۵۶ کو بمقام سکھر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین (قریشی عبد الرحمن سکھر)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی محترم محمد عالم صاحب کو خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں گذارش ہے کہ نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد عبد اللہ خاں راجوروی

طنجہ ایک عالمی اہمیت رکھنے والا شہر

مراکش کے سلطان نے مطالبہ کیا ہے کہ طنجہ کا شہر حکومت مراکش کے حوالے کیا جائے کیونکہ وہ اسی کا حصہ ہے۔ اس مطالبہ نے یورپی ممالک کے دارالحکومتوں میں اضطراب کی لہر دوڑا دی ہے۔ کیونکہ طنجہ اپنی سیاسی ہیئت کے لحاظ سے ایک بین الاقوامی شہر ہے اور یورپ کی آٹھ قومیں اس کی حکمرانی میں حصہ دار ہیں۔ مراکش کی آزادی اور اسپینی مراکش کا اس کے ساتھ الحاق ہونے کے فیصلے کے بعد یہ امر بدیہی اور ناگزیر دکھائی دیتا تھا۔ کہ مراکش اس شہر کی واپسی کا مطالبہ کرے گا۔ اور یورپ کی ان آٹھ قوموں کو اس شہر پر اپنا فوس حکمرانی بجاتے رہنا دشوار ہو جائے گا۔ پھر طنجہ کی اسی فیصد آبادی جو عرب اور بربریوں پر مشتمل ہے مراکش کے ساتھ اس کے الحاق کی خواہش رکھتی ہے۔

طنجہ بین الاقوامی شہر کس طرح بنا۔ اس کی ایک طویل اور دلچسپ داستان ہے۔ یہ شہر تقریباً سو برس تک موروں کے قبضہ میں رہا۔ پندرھویں صدی عیسوی میں پرتگال نے اسے اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ بعد ازاں یہ شہر ایک قوم سے دوسری قوم کے ہاتھوں میں منتقل ہوتا رہا۔ کبھی اسپین کے قبضے میں آیا کبھی برطانیہ نے اپنا پرچم اس کے در و دیوار پر لہرایا اور کبھی فرانس نے اس پر داد حکمرانی دی لیکن جب موقع پاکر مور غاصب قوم سے اپنے شہر کو چھین لیتے رہے۔ اس طرح موجودہ صدی کے آغاز تک یہ شہر یورپی ملکوں اور مقامی باشندوں کے درمیان جھگڑے کی بنا رہا۔ مقامی باشندوں کی مخالفت اور سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے جب یورپی ممالک کو یقین ہو گیا کہ اس شہر پر جو بحر اطلانتک پر ایک فوجی چوکی کی حیثیت رکھتا ہے کوئی ایک اطمینان اور سکون کے ساتھ قابض نہیں رہ سکتا تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اسے بین الاقوامی حیثیت دیدی جائے اور حکومتوں کی باہمی کشمکش سے اسے غیر جانبدار علاقہ قرار دیدیا جائے۔

ابتداً اس بین الاقوامیت کے تحفظ میں صرف فرانس اور اسپین شریک تھے۔ بعد ازاں برطانیہ بھی شریک ہو گیا۔ جب یورپ میں دوسری جنگ عالمگیر چھڑی اور ہٹلر کی فوجوں کے زبردست حملوں سے اتحادیوں کی طاقت پارہ پارہ ہو گئی تو جون کی ایک لطیف صبح کو اسپینی مراکش کے علاقے سے اسپینی فوجیں اچانک اس شہر میں داخل ہو گئیں اور اس پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ برطانیہ اور فرانس اپنی مصیبت میں گرفتار تھے۔ اس لئے سوائے زبانی احتجاج بلند کرنے کے اور کچھ نہ کر سکے۔ لیکن جنرل فرانکو نے اس احتجاج کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا۔

جنگ ختم ہوئی تو فرانس اور برطانیہ نے اسپین کے اس بین الاقوامی شہر کو اسپین کے غاصبانہ تسلط سے نجات دلانے کی تحریک شروع کی۔ اس مقصد کے لئے پیرس میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس نے اسپین سے مطالبہ کیا کہ اسپین اس بین الاقوامی شہر کو اس کا چھینا ہوا بین الاقوامی مرتبہ واپس کر دے۔ اسپین کے سوائے سر تسلیم خم کرنے کے اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ لیکن اس بار طنجہ کے حکمران گروہ میں دو نئی قوموں امریکہ اور روس کو بھی شامل کر لیا گیا۔

ویسے نظریاتی اعتبار سے طنجہ اب تک سلطان مراکش کی ملکیت تصور کیا جاتا ہے۔ طنجہ کی انتظامی کونسل میں اس کا ایک نمائندہ شامل ہے۔ یہی نمائندہ مور آبادی کا سربراہ بھی ہے تاہم حقیقی اقتدار ایک بین الاقوامی کمیٹی کو حاصل ہے۔ جو فرانس۔ برطانیہ، امریکہ اسپین۔ پرتگال۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور اٹلی کے سفارتی نمائندوں پر مشتمل ہے (روس نے طنجہ کے انتظام میں حصہ لینے کی دعوت کو کبھی قبول نہیں کیا) شہر کا انتظامی سربراہ ایڈمنسٹریٹر کہلاتا ہے قانون سازی کے فرائض ایک بین الاقوامی مجلس قانون ساز انجام دیتی ہے۔ یہ مجلس چار اسپینی چار فرانسیسی۔ تین برطانوی۔ تین امریکی۔ ایک اطالوی۔ ایک پرتگیزی۔ ایک ڈچ۔ چھ مسلمان۔ اور تین یہودی ارکان پر مشتمل ہوتی ہے یہ سب ارکان نامزد کئے جاتے ہیں۔ بین الاقوامی کمیٹی کو اسمبلی یا ایڈمنسٹریٹر کے فیصلے کو مسترد کر دینے کا حق حاصل ہے۔

شہر کا عدالتی نظام آبادی کے مختلف طبقات کے لئے مختلف بنیادوں پر قائم ہے مور اور مسلم آبادی کیلئے اسلامی عدالت قائم ہے یہودی باشندوں کیلئے ربیوں (یہودی علماء) پر مشتمل یہودی عدالت موجود ہے۔ اور غیر ملکیوں کے لئے ایک مخلوط بین الاقوامی ٹربیونل قائم ہے اگرچہ شہر کی آبادی کا ۸۰ فیصدی حصہ مور اور عرب مسلمان ہیں۔ لیکن ان کی حالت بخت ناگفتہ بہ ہے۔ نہ شہر کی حکومت میں ان کی کوئی آواز ہے اور نہ تجارت صنعت اور اقتصادیات میں کوئی حصہ ہے۔

(۱۹۷۰)

درخواست دعا

میری بچی صادقہ بیگم نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اور نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویش حضرات قادیان سے درخواست ہے کہ وہ میری بچی کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔

اہلیہ عباداللہ گیانی

کارکن دفتر الفضل ربوہ

ضروری گذارش

احباب اخبار الفضل چندہ بھجواتے وقت یا خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ بغیر اس کے تعمیل کرنے میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ اور غلطیاں پیدا ہونے کا بھی احتمال رہتا ہے

(منیجر الفضل)

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

لاہور سرگودھا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودھا	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
آمد لاہور	۸½	۹½	۱۰½	۱۱½	۱۳½	۱۴¾	۱۵	۱۶½	۱۸	۱۹½
روانگی از لاہور	۳½	۵	۷½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
آمد سرگودھا	۸½	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۵½	۱۷	۱۸½	۲۰	۲۱

از سرگودھا تا گوجرانوالہ		
پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵¾	۱۰½	۱۵¼

از گوجرانوالہ تا سرگودھا		
پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵¾	۱۰½	۱۵¼

(جنرل منیجر)

مغربی پاکستان اسمبلی کی کارروائی - فریقین کی طرف سے ایک دوسرے پر شدید الزامات

میں پاکستان کی خدمت کا عہد کر چکا ہوں (ڈاکٹر خان صاحب)

کراچی ۲۷ مئی - وزیر اعلیٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خان صاحب نے صوبائی اسمبلی میں اس الزام کی تردید کی کہ انہوں نے ووٹ حاصل کرنے کے لئے سرکاری ذرائع استعمال کئے ہیں۔ آپ نے کہا اس ایوان میں کوئی بھی اس الزام کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ اس کے برعکس مسلم لیگیوں نے برسر اقتدار آنے کے لئے ایسے ناپاک حربے استعمال کئے جن کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں۔

وزیر بحالیات سید جمیل حسین رضوی اور وزیر اطلاعات سید حسن محمود نے گذشتہ نوسالہ سیاسی سازشوں پر روشنی ڈالی۔

صوبائی کابینہ کے ایک اور رکن پیرزادہ عبد الستار نے بتایا کہ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے سابق سندھ میں کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے۔ آپ نے کہا مسٹر کھوڑو مسلم لیگ کے قاتلوں میں سے ہیں۔ ان کا وجود مسلم لیگ کے جسد میں ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسے شخص کی موجودگی میں مسلم لیگ کی تنظیم نو کا ذکر مضحکہ خیز ہے۔

پیرزادہ عبد الستار نے مسٹر دولتانہ کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر دولتانہ صاحب کا یہ خیال ہے کہ ایک یونٹ ناکام ہو رہا ہے تو اس کی تمام تر ذمہ داری انہیں قبول کرنی چاہیئے۔

کل بجٹ پر چار روزہ بحث ختم ہو گئی۔ فریقین نے ایک دوسرے پر شدید الزامات اور جوابی الزامات عائد کئے۔ ان الزامی تقاریر کی ابتدا میاں ممتاز دولتانہ نے کی تھی۔ جب آپ نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے ڈاکٹر خان صاحب کی حب الوطنی پر شبہ کا اظہار کیا تھا۔

ڈاکٹر خان صاحب کی تقریر

وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے مسٹر دولتانہ کی الزامی تقریر کے جواب میں کہا "جب مسٹر دولتانہ میری کابینہ میں شامل ہو گئے تھے تو مجھے ان کے بعض دوستوں نے مشورہ دیا تھا کہ میں کسی وقت بھی ان پر اعتماد نہ کروں۔ یہ مجھے بالآخر ضرور دھوکہ دیں گے۔ لیکن میں نے اس مشورہ کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ میرا خیال تھا کہ یہ تعلیم یافتہ نوجوان اچھا ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ ایک دن ملک کا وزیر اعظم بنے۔ لیکن کچھ عرصہ بعد مجھے یقین ہو گیا کہ جن لوگوں نے مجھے دولتانہ صاحب کے بارے میں متنبہ کیا تھا وہ درست کہتے ہیں۔ مسٹر دولتانہ نے میری کابینہ کے رکن کی حیثیت سے سابق صوبہ سرحد کے لوگوں کو چٹھیاں لکھیں۔ یہ چٹھیاں مجھے دکھائی گئیں۔ جب میں نے دولتانہ صاحب سے پوچھا تو انہوں نے کہا۔ "میں نے تو کچھ نہیں کیا۔ لوگ آپ کو گمراہ کر رہے ہیں"۔ میں چونکہ یہ چٹھیاں خود دیکھ چکا تھا اس لئے مجھے بڑے دکھ سے احساس ہوا کہ جو شخص اتنی معمولی سی بات پر سچ بولنے سے انکار کر سکتا ہے اس پر کیسے اعتبار کیا جا سکتا ہے۔"

ڈاکٹر خان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے مزید کہا "دولتانہ صاحب نے اپنی تقریر میں یہ الزام عاید کیا ہے کہ میں قائد اعظم زندہ باد کا نعرہ لگانے کے خلاف ہوں یہ جھوٹ ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ پشاور میں جتنے بھی جلسے ہوئے تھے میں نے خود ان میں قائد اعظم زندہ باد کے نعرے لگائے تھے۔"

ڈاکٹر خان صاحب نے کہا "میں قائد اعظم کا بے انتہا احترام کرتا ہوں۔ جب قائد اعظم کا انتقال ہوا تو ان دنوں میں نظر بند تھا۔ میں نے جب یہ خبر سنی تو مجھے بڑا دکھ ہوا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ بعد میں جو لوگ باقی رہ گئے ہیں وہ اس ملک کا حلیہ بگاڑ دیں گے۔"

آپ نے کہا یہ صحیح ہے کہ میں ایک جلوس میں یہ کہتا رہا ہوں کہ لوگ میرے نام کا نعرہ نہ لگائیں۔ میں اپنے آپ کو اتنا بڑا نہیں سمجھتا۔ میں اپنا حال خود جانتا ہوں اور یہ چاہتا ہوں کہ لوگ ہمیشہ نعرہ تکبیر کے بعد پاکستان زندہ باد کا نعرہ ہی لگائیں۔ آپ نے کہا میں پاکستان کی خدمت کرنے کا عہد کر چکا ہوں

ڈاکٹر خان صاحب نے کہا مسٹر دولتانہ نے اپنی تقریر میں میری حب الوطنی پر شبہ ظاہر کیا ہے۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر خدانخواستہ پاکستان پر کوئی وقت آ گیا تو ہم لوگ ہی آگے آئیں گے۔ دولتانہ صاحب "ایسے دودھ کے مجنوں" سے کسی قسم کی قربانی کی توقع عبث ہے۔

ضروری اطلاع

بعض احباب قادیان کی جائداد کے سلسلہ میں خاکسار کو کلیمز آفیسرز کے روبرو گواہی کے لئے بلا رہے ہیں۔ لیکن اس کی اطلاع بر وقت نہیں دیتے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس کی اطلاع مجھے ہفتہ عشرہ تاریخ مقررہ سے قبل دیا کریں۔ ورنہ بصورت دیگر میں حاضر ہونے سے معذور ہوں۔

ملک محمد عبد اللہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

ہندوستانی سرحدی پولیس نے پہلے پاکستانی علاقہ پر گولیاں چلائی تھیں

ڈھاکہ ۲۶ مئی - ایک سرکاری ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ پاکستانی پولیس نے مشرقی پاکستان آسام کے درمیان سلہٹ کاچھر کی سرحد کے اس پار گولیاں چلائی ہیں۔ ترجمان نے بتایا کہ بھارتی پولیس نے ۲۲ مئی کو بغیر کسی وجہ کے ہماری کمار شیل کی سرحدی چوکی پر گولیاں برسائی تھیں۔ بھارتی پولیس نے یہ سلسلہ ۲۳ اور ۲۴ مئی کو بھی جاری رکھا۔ جس پر پاکستانی پولیس نے اپنے دفاع کے لئے جوابی کارروائی کی۔ ۲۲ مئی کو سلہٹ کے ڈپٹی کمشنر نے کاچھر کے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کرنے کی ناکام کوشش کی۔ تاہم انہوں نے کاچھر کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اور وہ جنگ بندی کا حکم جاری کرنے پر فوراً رضامند ہو گئے۔ لیکن کاچھر کے ڈپٹی کمشنر نے اس دن سلہٹ کے ڈپٹی کمشنر کو ایک تار ارسال کیا۔ جس میں انہوں نے پاکستانی پولیس پر الزام لگایا کہ اس نے بھارتی پولیس پر گولیاں برسائی ہیں۔ ترجمان نے سلسلہ بیان جاری رکھتے ہوئے کہا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کاچھر پولیس اشتعال انگیزی سے کام لے رہی ہے۔ اور ڈپٹی کمشنر کاچھر بعض نامعلوم وجوہ کی بناء پر ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ اور حقائق توڑ موڑ کر پریس کو پیش کئے جا رہے ہیں۔

دمشق میں عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس

قاہرہ ۲۶ مئی - مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی نے سلامتی کونسل کے ممبر ممالک کے سفیروں کو مسئلہ الجزائر اور عرب اسرائیل سرحد کی صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ دمشق میں عرب وزرائے خارجہ کے گذشتہ دو روزہ اجلاس میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ کی اس رپورٹ پر غور کیا گیا۔ جو انہوں نے مشرق وسطیٰ کے اپنے حالیہ دورہ امن کے متعلق سلامتی کونسل کو پیش کی تھی۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۶ مئی کے صفحہ ۵ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر غیر احمدی اخبارات کے جو تاثرات شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے دوسرا اقتباس زیر عنوان "نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ جدا ہو گئے" غلطی سے بغیر حوالہ کے شائع ہو گیا ہے۔ یہ اقتباس شمس العلماء مولوی سید ممتاز علی صاحب مرحوم ایڈیٹر رسالہ تہذیب نسواں لاہور کا ہے۔ (ادارہ)

آج مشرقی پاکستان میں گورنری راج کا اعلان کر دیا جائے گا؟

کراچی ۲۶ مئی - مرکزی کابینہ نے آج قریباً اڑھائی گھنٹے تک مشرقی پاکستان کے آئینی بحران پر غور کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس اجلاس میں صوبہ کے آئینی مستقبل کے بارے میں ایک عارضی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ مبصرین کا خیال ہے کہ مرکز کی طرف سے آئین کی دفعہ ۱۹۳ کے تحت صوبہ میں گورنری راج کے نفاذ کا اعلان آج کر دیا جائے گا۔

پاک فرانس تجارتی معاہدے کی بات چیت

پیرس ۲۶ مئی - پاکستان اور فرانس کے درمیان تجارتی سمجھوتے کی توثیق کے لئے یہاں بات چیت ہو رہی ہے۔ پاکستان کی طرف سے مسٹر عثمان علی اور فرانس کی طرف سے فرانسیسی وزارت تجارت کے سیکرٹری بات چیت میں حصہ لے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدے کی توثیق کے بعد فرانس پاکستان سے پچانوے ہزار سات سو ٹن پٹ سن خریدے گا اور پاکستان اس کے عوض فرانس سے مشینری اور بعض دوسری اشیاء حاصل کرے گا۔

دریائے برہم پتر میں سیلاب

ڈبروگڑھ ۲۷ مئی - مشرقی پاکستان میں دریائے برہم پتر کی سطح ۱۰ مئی سے مسلسل آہستہ آہستہ بلند ہوتی جا رہی ہے۔ اور اس سے دریا کے شمالی کناروں پر آباد بستیوں میں سیلاب آ گیا ہے۔

ڈبروگڑھ کے شہر کو مٹی کا ایک چھ میل لمبا بند سیلاب سے محفوظ رکھے ہوئے ہے۔ سیلاب کی وجہ آسام کے بالائی علاقہ میں بھاری بارشیں بیان کی جاتی ہے۔

سوڈان سے تجارتی تعلقات

کراچی ۲۶ مئی - حکومت پاکستان سوڈان سے تجارتی تعلقات بڑھانے کا جائزہ لے رہی ہے۔ حکومت اس سلسلہ میں پہلے ہی ایک تجارتی مشیر کا تقرر عمل میں لا چکی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سوڈان پاکستان سے اقتصادی تعلقات استوار کرنے کا خواہاں ہے